سوال

(25) میاں بیوی کی رازکی باتوں کا اظہار کرنا اور طلاق کی نیت سے نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کئی برس قبل ایک شخص سے شادی کی اور شادی سے قبل بھی میرے اس سے تعلقات تھے لیکن پھر ہم نے اللہ تعالیٰ سے اس کی توبہ کرلی۔ اس نے دومرتبہ دوسری شادی کی ہے اور دونوں مرتبہ ہی اس کی شادی صرف شہوت پوری کرنے کی غرض سے ہی تھی۔ مشکل یہ ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں کرتا ہے (اورمجھے یہ علم ہے کہ مسلمان پر پچھلے رازافشاں کرنا حرام ہے)۔

اس شخص نے اسلام سے قبل بھی کئی ایک بارشادی کی اوراب وہ اپنے اس فعل کے لیے اسلام کو دلیل بناتا ہے کہ اسلام میں چارشادیاں جائزہیں۔ وہ مجھے تو یہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے لیکن میرا اعتقادیہ ہے کہ وہ جیسا سلوک اپنی دوسری بیوی سے کرتا ہے مجھ سے نہیں کرتا اوروہ مجھے اپنی دوسری بیوی کے بارے میں ایسی باتیں بتاتا ہے جو میں نہیں سننا چاہتی۔ یادرہے کہ دونوں شادیاں خفیہ اور مشتبہ طریقے سے انجام پائی ہیں، اس نے ایک بارکہا کہ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اوراسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے لیکن وہ صرف تبدیلی کے لیے کچھ مدت تک شادی کرتا ہے توکیا اس کے لیے جائزہے کہ وہ شادی کرے اورجب چاہے طلاق دے ڈالے ؟

ہماری کوئی اولادنہیں توکیا میرے لیے جائزہے کہ میں اس سے طلاق حاصل کرلوں کیونکہ اس حالت میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اورپھر مجھےاپنے خاوندکی محبت اوراس کی رغبت بھی نصیب نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خاوند اور بیوی پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں اورخاص کرایسے رازجو جماع وہم بستری اورایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں۔ بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اوراسی طرح خاونداپنی بیوی کے رازوں پر امین ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کے پاس آئے اورکہنے لگے، کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اوردروازہ بند کرکے اپنے اوپر پردہ ڈالے اوراللہ تعالی کے پردہ کے ساتھ وہ بھی پردہ میں رہے؟ توصحابہ کرام کہنے لگے، جی ہاں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی کے پاس بیٹھتا ہے اورکہتا ہے کہ میں نے (اپنی بیوی کے ساتھ رات کو) اس طرح کیا اوراس طرح کیا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کرسب صحابہ کرام خاموش ہوگئے۔

پھر نبی کریم ﷺ عورتوں کے پاس گئے اورفرمانے لگے، کیا تم میں بھی کوئی ایسی ہے جو یہ باتیں کرتی ہے (یعنی مباشرت وہم بستری کے رازافشاں کرتی ہے)؟ توسب عورتیں

خاموش رہیں۔ ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک لٹنے پر بیٹھی اور اونچی ہوئی تاکہ نبی کریم ﷺ اسے دیکھ سکیں اور اس کی بات کو سن سکیں۔ وہ کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مرد بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (خود ہی) فرمایا: اس کی مثال اس شیطانی کی ہے جو شیطان سے کسی گلی اور راستے میں ملوں اور لوگوں کے سامنے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کرکے (یعنی ہم بستری کرکے) چلتی بنے۔

(صحیح: صحیح الجامع الصغیر: 7037؛ سنن ابی داؤد: 2174؛ کتاب النکاح، باب مایکرہ من ذکر الرجل مایکون من اصابتہ اہلہ)

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے خاوند کا تبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کرتا ہے جو کہ عورت اور اس کے اولیاء سے دھوکہ اور فراڈ ہے۔ شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ

علمائے سلف وخلف کی متعہ کی ممانعت کے بارے میں جو سختی ہے اور اس کی متقاضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی ممنوع ہو، اگرچہ فقہائے کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقدِ نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی نیت کی اور اسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تو اس کا نکاح تو صحیح ہوگا لیکن یہ دھوکہ اور فراڈ شمار ہوگا۔ جو کہ اس عقدِ نکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند، بیوی اور اس کی اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعیین ہوتی ہے اور اس میں اور کوئی فساد والی چیز تو نہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری رابطے سے کھیلنا ہے جو کہ انسانوں کے درمیان باہم ربط وتعلق کی بنیاد ہے اور اس میں شہوات کے پیچھے چلنے والی عورتوں اور مردوں کو اپنی شہوات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے اور اس پر جو کچھ منکرات مترتب ہوتی ہیں۔

اور وہ نکاح جس میں یہ شرط (تعیین وقت) نہ ہو وہ دھوکہ اور فراڈ پر مبنی ہوگا، اس کی بنا پر اور بھی کئی قسم کے فساد ومنکرات مرتب ہوں گے، جن میں عداوت ودشمنی، بغض وکینہ اور حسد اور ان سچے لوگوں سے سچائی کا خاتمہ کہ جو حقیقت میں شادی کرنا چاہتے ہیں اور ان پر عدم اعتماد وغیرہ۔

(دیکھیے: فقہ السنہ از سید سابق: 2 39)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی بھی اس شادی کی تحریم کے بارے میں اسی طرح کی کلام ہے، ان کا کہنا ہے کہ

پھر یہ قول (یعنی جواز والا قول) ایسا ہے کہ جس سے کمزور ایمان والے لوگ اپنی غلط اور خراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائیں گے جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کریں۔

اور مجھے تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض تو ان چھٹیوں میں ہی کئی ایک شادیاں کرتے ہیں، گویا وہ اپنی شہوت پوری کرنے ہی گئے تھے جو کہ ممکن ہے زنا کے مشابہ ہو، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ تو اس لیے ہماری رائے یہ ہے کہ یہ اس لائق نہیں کہ اس کا دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے۔

اس نکاح کے بارے میں میری اپنی رائے یہ ہے کہ عقد نکاح تو صحیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اور فراڈ ہے، تو اس اعتبار سے یہ حرام ہوگا۔ اس میں دھوکہ اور فراڈ یہ ہے کہ اگر عورت اور اس کے ولی کو خاوند کی نیت کا علم ہو جائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کر اسے طلاق دے دے گا تو وہ کبھی بھی اس سے شادی نہ کریں گے، تو اس طرح یہ ان کے لیے دھوکہ اور فراڈ ہوگا اور اگر وہ انہیں بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیر اس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اور وہ لوگ اس پر متفق ہو جائیں تو یہ نکاح متعہ ہوگا۔ اس لیے میں تو اسے حرام سمجھتا ہوں لیکن اگر کسی نے ایسی جرأت کی اور یہ کام کر لیا تو اس کا نکاح صحیح ہے مگروہ گناہ گار ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس کا خفیہ طریقے سے شادی کرنا۔ اگر تو وہ عورت کے ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کرتا ہے تو اس کا نکاح صحیح ہے لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اور یا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ نکاح صحیح نہیں۔

آخر میں ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور لوگوں کی عزت کے بارے میں بھی اسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہونا چاہیے اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اور غلط کام اس کے لیے جائز نہیں۔ شادی سکون، رحمت اور محبت و مودت کا نام ہے، اس لیے اسے صرف شہوت پوری کرنے کا ہی ذریعہ نہیں بنا لینا چاہیے اور پھر (شہوت پوری کرنے کے بعد) اس عورت کو حسرت و یاس کی حالت میں چھوڑ دینا قطعاً روا نہیں۔

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو اس کام سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں اور اپنے گھر کو مستقل طور پر قائم رکھنے کی کوشش کریں اور خاوند کی نیت کے بارے میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے، اس کی صحت کے بارے میں تحقیق کریں کہ آیا واقعتاً اور شادی کرنے اور جو کچھ آپ کو بھا نہیں لگتا اس کے بارے میں اس کے مقاصد ایسے ہی ہیں یا نہیں۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ کبھی عورت اپنے خاوند میں کسی اور کی شرکت پر غیرت کی وجہ سے کسی چھوٹی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے اور بعض اوقات اس میں شیطانی وسوسے بھی شامل ہوتے ہیں تاکہ مسلمان گھرانے کو تباہ کرسکے۔

آپ اس معاملے میں مزید سوچ سمجھ لیں اور خاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کو علم ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ غیب کی بات ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کو اس معاملے کی حقیقت دکھائے اور آپ اس کے ساتھ رہنے یا پھر اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں اپنے رب سے استخارہ کرلیں اور آپ یہ بھی غور و فکر کریں کہ اگر آپ کو طلاق ہوجاتی ہے تو اس پر کیا اثرات مرتب ہوں گے اور اس کا انجام کیا ہوگا تاکہ آپ کو علم ہوسکے کہ آپ کے لیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے خاوند کے ساتھ رہنا اور اگر آپ اسے اپنے بیان کردہ اسباب کی وجہ سے برداشت نہیں کرسکتیں تو آپ اس سے علیحدگی کا مطالبہ کرسکتی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 64

محدث فتویٰ